Al-Raqim
(Research Journal of Islamic Studies)
Publisher: Department of Islamic Studies,
The Islāmia University of Bahāwalpur, Rahīm Yār Khān Campus, Pakistan
Email: editor.alraqim@iub.edu.pk

ISSN (Print): 3006-2225 ISSN (Online): 3006-2233	Volume 04, Issue 01 January-June 2026	Open Access at: https://journals.iub.edu.pk/index.php/alraqim/index

سوشل میڈیا کے مفید استعمال کی تعلیم وتربیت میں ریاستی ذمہ داریاں: سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں

State Responsibilities in Promoting the Positive Use of Social Media in Light of the Seerah of the Prophet Muhammad ﷺ

Dr. Irfan Jafar
Assistant Director Colleges, Kasur, Higher Education Department, Punjab
Email: i.z03035040887@gmail.com
ORCID ID : https://orcid.org/0000-0001-6201-1993
Sumaira Bahsir
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore.
Email:sumairabashir322@gmail.com
Iqra Zareef
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore.
Email: iqrazareef222@gmail.com

Received:	Revised:	Accepted:	Published:
Feb. 23, 2026	March 07, 2026	Mar 17, 2026	Mar 30, 2026

"Citation: Jafar, Dr. Irfan, Bahsir, Sumaira, Zareef, and Iqra "State Responsibilities in Promoting the Positive Use of Social Media in Light of the Seerah of the Prophet Muhammad ﷺ." *Al-Raqīm (Research Journal of Islamic Studies)* 4, no. 1 (2026): 166-.

Al-Raqim Research Journal, Department of Islamic Studies, IUB, RYK Campus is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

Abstract

In the contemporary digital age, social media plays a pivotal role in shaping public opinion, spreading information, and influencing behavior, especially among the youth. While it offers immense opportunities for communication and education, its misuse can lead to moral decline, misinformation, and societal discord. This paper explores the responsibilities of the state in promoting the ethical and constructive use of social media in light of the Seerah (biography) of Prophet Muhammad.ﷺ

Drawing inspiration from the Prophet's emphasis on truthfulness, respect, consultation (shura), moral conduct, and social harmony, this study proposes that the state must play a proactive role in guiding society towards responsible digital behavior. The Prophet ﷺ not only emphasized the power of words and communication but also established ethical standards for public discourse and community engagement.

The abstract outlines key recommendations, including incorporating media ethics into educational curricula, launching national awareness campaigns inspired by Prophetic teachings, implementing regulatory frameworks against harmful content, and engaging scholars and experts in digital literacy initiatives. By aligning state policies with the moral principles derived from the Seerah, it is possible to cultivate a socially responsible and ethically aware digital culture.

This approach not only ensures the protection of societal values but also presents a prophetic model for governance and public guidance in the realm of digital communication.

Key Words: *Social Media Ethics, State Responsibility, Prophetic Seerah, Digital Isnad-cum-Matn Analysis, Joseph Schacht, Goldziher, Hadith Criticism.*

تعارفِ موضوع:

انسانی زندگی خیالات، محسوسات، نظریات اور جذبات کا مجموعہ ہے۔ان کے باہمی اشتراک سے معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔انسان اپنے خیالات و نظریات کو دوسروں تک پہنچانے کے لیے ہمیشہ کسی نہ کسی ذریعے کا محتاج رہا ہے۔ابتدا میں قلم و قرطاس اس کا وسیلہ تھے، پھر کتب خانے اور اشاعت خانے بنے، اور یوں علم عام لوگوں تک پہنچا۔وقت کے ساتھ سائنسی ترقی نے ریڈیو، ٹیلی وژن اور پھر انٹرنیٹ جیسے ذرائع ابلاغ کو جنم دیا۔انٹرنیٹ کی بدولت دنیا ایک "عالمی گاؤں" میں تبدیل ہو چکی ہے اور سوشل میڈیا کے ذریعے دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک پیغام چند سیکنڈز میں پہنچایا جا سکتا ہے۔سوشل میڈیا موجودہ دور کا سب سے جدید، تیز رفتار اور مؤثر ذریعہ ابلاغ ہے، جو نہ صرف معلومات کی ترسیل بلکہ تعلیم، تجارت، سیاست، تفریح اور سماجی آگاہی جیسے شعبوں میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔تاہم، اس کے منفی اثرات، خصوصاً نوجوان نسل پر، بھی تشویش ناک ہیں۔اس ضمن میں ریاستی اداروں، نظام تعلیم اور معاشرتی رہنماؤں کی ذمہ داریاں دوچند ہو جاتی ہیں۔

سوشل میڈیا کے اثرات ہر فرد، خاندان اور معاشرے تک پہنچ چکے ہیں۔نوجوان نسل اس کے مثبت پہلوؤں سے استفادہ کرنے کی بجائے اکثر فضولیات، غیر اخلاقی مواد، افواہوں، اور وقت کے ضیاع میں مبتلا ہو رہی ہے۔اس کے علاوہ جعلی خبریں، سائبر کرائم، بلیک میلنگ اور انتہا پسندی جیسے مسائل بھی جنم لے رہے ہیں۔ایسے حالات میں سوشل میڈیا کے مؤثر اور مفید استعمال کے لیے عوام الناس، بالخصوص نوجوانوں کی درست

رہنمائی نہایت ضروری ہے۔ اس ضمن میں ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ تعلیمی و تربیتی نظام کو مضبوط کرے اور ایسے اقدامات کرے جو سیرتِ النبی ﷺ کی روشنی میں اخلاقی اور عملی تربیت فراہم کریں۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت ایک کامل نمونہ ہے جس میں ہر دور کے انسان کے لیے رہنمائی موجود ہے۔ ریاست اگر ان اصولوں کو بنیاد بنا کر پالیسی سازی کرے تو ایک مثبت، بااخلاق، اور باخبر معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے۔

مقاصدِ تحقیق:

1. سوشل میڈیا کے مثبت و منفی اثرات کا جائزہ لینا۔
2. سوشل میڈیا کے مؤثر اور مفید استعمال کے لیے اسلامی تعلیمات، خاص طور پر سیرت النبی ﷺ سے رہنمائی حاصل کرنا۔
3. سوشل میڈیا کے استعمال میں درپیش چیلنجز کی نشاندہی کرنا۔
4. ریاست کی ذمہ داریوں کو اجاگر کرنا کہ وہ کس طرح تعلیمی و تربیتی اداروں کے ذریعے نوجوانوں کی کردار سازی کر سکتی ہے۔
5. عملی تجاویز پیش کرنا کہ کس طرح سوشل میڈیا کو ایک تعمیری پلیٹ فارم کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

سوالاتِ تحقیق:

- موجودہ دور میں سوشل میڈیا کے کیا مثبت اور منفی اثرات سامنے آرہے ہیں؟
- سوشل میڈیا کے مؤثر استعمال کے لیے اسلامی تعلیمات خصوصاً سیرت النبی ﷺ کیا رہنمائی فراہم کرتی ہے؟
- نوجوان نسل سوشل میڈیا کو کس حد تک مثبت انداز میں استعمال کر رہی ہے؟
- ریاست کی کیا ذمہ داریاں ہیں تاکہ سوشل میڈیا کا استعمال مثبت، اخلاقی اور تعمیری مقاصد کے لیے کیا جا سکے؟
- تعلیمی اداروں اور میڈیا کے ذریعے سوشل میڈیا کی مثبت تعلیم و تربیت کیسے ممکن ہے؟
- معاشرے میں سوشل میڈیا کے غلط استعمال کو روکنے کے لیے کیا پالیسی اور عملی اقدامات درکار ہیں۔

سوشل میڈیا کا مفید اور مثبت استعمال:

دورِ جدید میں سوشل میڈیا ایک طاقتور ذریعہ بن چکا ہے، جو ایک طرف تعلیم، معلومات، تحقیق اور رابطے کا موثر وسیلہ ہے، تو دوسری طرف اگر اس کا غلط استعمال ہو تو یہ اخلاقی، ذہنی، اور معاشرتی بگاڑ کا سبب بھی بنتا ہے۔ ایسے میں ریاست کی یہ اہم ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ نہ صرف مثبت استعمال کی طرف رہنمائی کرے بلکہ اس کی تربیت بھی مہیا کرے سوشل میڈیا ایک دودھاری تلوار ہے۔ اگر اس کا استعمال درست طریقے سے کیا جائے تو یہ علم، معیشت، دعوت دین، اور معاشرتی بہتری کا سب سے طاقتور ذریعہ ہے۔ لیکن اس کے منفی استعمال سے ذہنی، اخلاقی اور معاشرتی تباہی یقینی ہے۔ ریاست، والدین، اساتذہ اور خود نوجوان نسل کو مل کر سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں ایسا نظام ترتیب دینا ہوگا جو سوشل میڈیا کو ایک تعمیری ہتھیار میں تبدیل کر دے۔ سوشل میڈیا عصرِ حاضر کا ایک انتہائی بااثر اور تیز رفتار ذریعہ ابلاغ ہے، جس نے دنیا کو گلوبل ویلج میں تبدیل کر دیا ہے۔ یہ صرف تفریح کا ذریعہ نہیں بلکہ تعلیم، تجارت، آگاہی، باہمی رابطے اور معلومات کی ترسیل کا طاقتور ذریعہ بھی ہے۔ سوشل میڈیا کے مفید اور مثبت استعمال کو فروغ دینا نہ صرف فرد کی تربیت بلکہ پورے معاشرے کی اصلاح کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ سوشل میڈیا کے چند مفید استعمال درج کریں ہیں۔

1. سوشل میڈیا پر حق و سچائی کی ترویج: ایک اسلامی اور اخلاقی فریضہ:

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، جس کی بنیاد حق، صداقت اور دیانتداری پر استوار ہے۔ اسلامی معاشرہ کا استحکام اور اس کی روحانی و اخلاقی ترقی اسی وقت ممکن ہے جب افرادِ معاشرہ سچ پر کاربند اور جھوٹ، فریب اور افواہوں سے گریزاں ہوں۔ دین اسلام ہمیں نہ صرف حق گوئی کا حکم دیتا ہے بلکہ سچائی کو اپنانے اور جھوٹ سے اجتناب برتنے کی تلقین بھی کرتا ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ((وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ))[(1)] "اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا: "وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ"[(2)] "اور جھوٹی بات سے بچو۔"

یہ آیات ہمیں یہ درس دیتی ہیں کہ ایک صالح معاشرہ کی تشکیل میں صدق اور سچائی کی پاسداری بنیادی شرط ہے، جبکہ جھوٹ، الزام تراشی اور افواہ سازی فساد اور گمراہی کو جنم دیتی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے بھی صدق و کذب کے حوالے سے نہایت واضح ہدایات عطا فرمائیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"تم پر سچ بولنا لازم ہے، کیونکہ سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ اور جھوٹ سے بچو، کیونکہ جھوٹ فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فجور جہنم کا راستہ ہے۔"[(3)]

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو تنبیہ فرمائی: ((يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ))[(4)] "اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو لاعلمی میں نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کیے پر نادم ہونا پڑے۔"

اس آیتِ مبارکہ کا پس منظر ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ بغیر تحقیق کے کسی خبر کو سچ مان لینا اور اس کی بنیاد پر فیصلے کرنا سنگین نتائج کا باعث بن سکتا ہے۔ شانِ نزول کے مطابق حضرت ولید بن عقبہؓ نے بنو مصطلق کے بارے میں ایک گمان کی بنیاد پر رسول اکرم ﷺ کو ایسی اطلاع دی جو حقیقت پر مبنی نہ تھی، جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر تحقیق اور تدبر کی اہمیت واضح کی۔ اسی مفہوم کو نبی کریم ﷺ نے مختصر مگر جامع الفاظ میں یوں بیان فرمایا: "آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو بیان کرتا پھرے۔"[(5)]

ریاستی و معاشرتی ذمہ داریاں:

موجودہ دور میں سوشل میڈیا معلومات کی ترسیل کا سب سے تیز رفتار ذریعہ بن چکا ہے۔ تاہم، اسی تیزی نے اسے غلط معلومات، جھوٹی خبروں اور افواہوں کے پھیلاؤ کا بڑا ذریعہ بھی بنا دیا ہے۔ روزانہ ہزاروں کی تعداد میں ایسی پوسٹس، ویڈیوز، پیغامات اور خبریں وائرل ہوتی ہیں جن کی کوئی تحقیق یا تصدیق نہیں کی گئی ہوتی۔ یہی وہ مقام ہے جہاں سیرتِ طیبہ ﷺ ہمیں رہنمائی فراہم کرتی ہے کہ ہم ہر بات کو بغیر تحقیق کے آگے نہ بڑھائیں، کیونکہ ایسا طرزِ عمل نہ صرف فرد کی اخلاقی گراوٹ کا سبب بنتا ہے بلکہ معاشرتی خلفشار، بگاڑ، نفسیاتی اضطراب اور قومی نقصانات کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔

سچائی کے فروغ اور جھوٹ کی روک تھام کے لیے ریاست، والدین، اساتذہ، میڈیا اور خود سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کی ذمہ داریاں درج ذیل ہیں:

- ریاست، تعلیمی نصاب میں ڈیجیٹل لٹریسی اور اخلاقی تربیت شامل کرے تاکہ نوجوان نسل فرق کر سکے کہ کیا سچ ہے اور کیا افواہ۔

- سوشل میڈیا پر جعلی خبروں کے انسداد کے لیے قوانین نافذ کیے جائیں، اور جھوٹی اطلاعات پھیلانے والوں کے خلاف مؤثر کارروائی کی جائے۔
- والدین اور اساتذہ بچوں کو سکھائیں کہ ہر بات کا یقین نہ کریں، تحقیق کریں، اور صرف قابل اعتماد ذرائع سے معلومات حاصل کریں۔
- میڈیا ہاؤسز اور سوشل میڈیا ایپلیکیشنز مصدقہ خبروں کے فروغ میں اپنا کردار ادا کریں اور "فیک نیوز" کو روکنے کے لیے فیکٹ چیکنگ سسٹم متعارف کروائیں۔

اسلامی تعلیمات ہمیں ایک ایسا معاشرہ تشکیل دینے کی دعوت دیتی ہیں جو صدق و عدل، دیانت و حق گوئی، تحقیق و تدبر پر قائم ہو۔ سوشل میڈیا کے ذریعے ہمیں ایک طرف بے شمار فوائد حاصل ہو سکتے ہیں، لیکن اگر اسے بغیر تحقیق کے معلومات پھیلانے کا ذریعہ بنا لیا جائے تو اس کے نقصانات لا متناہی ہو سکتے ہیں۔

لہٰذا، سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں ہمیں چاہیے کہ سوشل میڈیا کو حق گوئی، علم، اخلاق اور خیر کے فروغ کا ذریعہ بنائیں، نہ کہ افواہوں، فتنہ انگیزی، اور جھوٹ کی تشہیر کا۔ یہی روایتی اور جدید ذرائع ابلاغ کا وہ اسلامی و اخلاقی تصور ہے جو معاشرے کو فلاح کی جانب لے جا سکتا ہے۔

2. اخلاقی اقدار اور مثبت تربیت کا فروغ:

انسانی معاشروں کی بقاء، استحکام اور ترقی کا انحصار محض مادی ترقی پر نہیں، بلکہ اخلاقی اقدار اور اعلیٰ کردار پر بھی ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں اخلاق کو وہ بنیادی ستون قرار دیا گیا ہے جس پر ایک مثالی معاشرہ تعمیر کیا جا سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی بعثت کا ایک اہم مقصد ہی انسانی کردار کی اصلاح اور اخلاقی اقدار کا فروغ تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ"[6] ''یقیناً مجھے اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث کیا گیا ہے۔'' اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا: "خَيْرُ النَّاسِ من ينفع الناس" [7] ''لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو دوسروں کے لیے زیادہ فائدہ مند ہو۔''

نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ نہ صرف اخلاقی تعلیمات کا مظہر ہے بلکہ ان پر عملی نمونہ بھی پیش کرتی ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی سچائی، دیانت، صبر، برداشت، عدل و انصاف، رواداری، درگزر اور عفو جیسے اوصاف کا پیکر تھی۔ طائف میں سنگ باری کرنے والوں کے لیے بددعا کے بجائے ہدایت کی دعا کرنا، فتح مکہ کے موقع پر عام معافی کا اعلان فرمانا، اور ذاتیات سے بالاتر ہو کر عدل و انصاف کا قیام۔ یہ سب سیرتِ نبوی ﷺ کی وہ درخشندہ مثالیں ہیں جو ہر دور میں قابل تقلید ہیں۔ چوری کے ایک واقعے پر آپ ﷺ کا عدل پر مبنی فیصلہ ایک اہم اخلاقی اصول کو اجاگر کرتا ہے۔ جب فاطمہ بنت اسود نے چوری کی اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے سفارش کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"تم سے پہلی قومیں اسی وجہ سے تباہ ہوئیں کہ جب ان میں کوئی معزز چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیا جاتا، اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد نافذ کی جاتی۔ خدا کی قسم! اگر محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔"[8]

یہ اس امر کی روشن دلیل ہے کہ اسلام میں اخلاقی برتری، مساوات، اور قانون کی بالادستی کو کس قدر اہمیت حاصل ہے۔

عصرِ حاضر میں سوشل میڈیا اور اخلاقی بحران:

جدید دنیا میں سوشل میڈیا انسانی زندگی کا ایک ناگزیر حصہ بن چکا ہے، جہاں افراد اپنی آراء، جذبات اور خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ مگر بدقسمتی سے سوشل میڈیا کا غلط استعمال بڑھتا جا رہا ہے، جس کے نتیجے میں بدزبانی، بے حیائی، جھوٹ، بہتان، حسد، عداوت، بدگمانی، اور نفرت انگیزی جیسے منفی رویے عام ہوتے جا رہے ہیں۔ یہ وہ اخلاقی زوال ہے جس کے تدارک کے لیے سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں رہنمائی حاصل کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت بن چکا ہے۔

ریاست کی ذمہ داریاں:

اسلامی ریاست کا اولین فریضہ اپنے شہریوں کی کردار سازی اور اخلاقی تربیت کو یقینی بنانا ہے۔ اس حوالے سے ریاست کو درج ذیل اقدامات پر توجہ دینی چاہیے:

- تعلیمی اداروں میں اسلامی اخلاقیات اور سیرتِ نبوی ﷺ کو نصاب کا لازمی حصہ بنایا جائے تاکہ نئی نسل کو مثبت اور باکردار شہری بنایا جا سکے۔
- نوجوانوں، طلبہ اور بچوں کے لیے خصوصی تربیتی پروگرامز اور ورکشاپس کا انعقاد کیا جائے تاکہ وہ سوشل میڈیا کے مثبت استعمال کے بارے میں آگاہی حاصل کر سکیں۔
- سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر فحاشی، بدزبانی، اور غیر اخلاقی مواد کی روک تھام کے لیے مؤثر قانون سازی کی جائے۔ ریاست کو چاہیے کہ وہ انٹرنیٹ کمپنیوں کے ساتھ مل کر ایسا مواد فروغ دے جو اسلامی اور معاشرتی اقدار سے ہم آہنگ ہو۔
- علمائے کرام، اساتذہ اور میڈیا کے ذریعے معاشرے میں اخلاقی اصولوں کی ترویج کی جائے تاکہ عوام الناس نبی اکرم ﷺ کے اخلاقی اسوے کو اپنائیں اور دوسروں کے لیے باعثِ رحمت بنیں۔

سوشل میڈیا کا مثبت استعمال ایک ایسا چیلنج ہے جس سے نمٹنے کے لیے سیرتِ نبوی ﷺ سے رہنمائی اور ریاستی سطح پر سنجیدہ اقدامات ناگزیر ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات نہ صرف انفرادی سطح پر بلکہ اجتماعی اور ریاستی سطح پر بھی مکمل ضابطۂ حیات فراہم کرتی ہیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ سوشل میڈیا ایک تعمیری ذریعہ بنے تو ہمیں تعلیم، قانون، اور اخلاقیات کو یکجا کر کے ایک ایسا فکری و عملی ماحول پیدا کرنا ہوگا جو عدل، رواداری، احترام، اور خیر خواہی جیسی اقدار پر مبنی ہو۔

مفید و علمی مواد کی ترویج و اشاعت

اسلام ایک ایسا آفاقی دین ہے جو انسانیت کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم و بصیرت کے نور کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ وحی کا پہلا پیغام ہی "اقْرَأْ" (پڑھ!) کے حکم سے شروع ہوا، جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ دینِ اسلام میں علم کی عظمت اور تعلیم کی اہمیت کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ قرآنِ مجید نے علم کو شعور، فہم، اور حق کی پہچان کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: " قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ "(9) "فرما دیجیے: کیا علم والے اور بے علم برابر ہو سکتے ہیں؟"

یہ آیت اس امر کی وضاحت کرتی ہے کہ علم نہ صرف انسان کو بلند کرتا ہے بلکہ معاشرتی ترقی و فلاح کا زینہ بھی بنتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے اپنی سیرتِ مبارکہ کے ذریعے تعلیم و تعلم کی عملی ترویج کی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "طلب العلم فريضة على كل مسلم"(10) "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔" اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا"(11) "بے شک مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔"
نبی مکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں مسجدِ نبوی کے احاطے میں تعلیم کا مرکز قائم فرمایا، جسے صفہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہاں پر صحابۂ کرام کو دینی، اخلاقی اور عملی علوم کی تعلیم دی گئی۔ آپ ﷺ نے نہ صرف خود تعلیم دی بلکہ صحابہ کرام کو بھی علم پھیلانے اور دوسروں کی علمی و فکری تربیت کی ذمہ داری سونپی۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: "أفضلُ الصَّدقةِ أن يتعلَّمَ المرءُ المسلمُ علماً ثمَّ يُعلِّمَه أخاهُ المسلمَ"(12) "سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ ایک مسلمان خود علم حاصل کرے اور پھر اسے اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے)۔

ریاست کی ذمہ داریاں:

سیرتِ طیبہ کی روشنی میں یہ واضح ہوتا ہے کہ تعلیم و علم کی ترویج صرف انفرادی ذمہ داری نہیں بلکہ اجتماعی اور ریاستی فریضہ بھی ہے۔ عصرِ حاضر میں جب سوشل میڈیا ایک مؤثر اور ہمہ گیر ذریعہ بن چکا ہے، تو اس کا استعمال تعمیری اور تعلیمی مقاصد کے لیے کرنا نہایت ضروری ہو چکا ہے۔ بدقسمتی سے اس جدید پلیٹ فارم پر بے مقصد، سطحی اور غیر اخلاقی مواد کی یلغار ہے، جسے مفید اور علمی مواد سے تبدیل کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

ریاست کو چاہیے کہ سوشل میڈیا کو علم، تحقیق، تہذیب، اور اسلامی ثقافت کے فروغ کا ذریعہ بنائے۔ اس کے لیے درج ذیل اقدامات اہمیت کے حامل ہیں:

- ریاست کو چاہیے کہ اسلامی، سائنسی اور جدید عصری علوم پر مشتمل ویڈیوز، مضامین، لیکچرز اور آن لائن کورسز کی تیاری اور اشاعت کے لیے حکومتی سطح پر جامع منصوبہ بندی کرے۔
- علماء کرام، اساتذہ، اور ماہرینِ تعلیم کے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو معاونت فراہم کی جائے، تاکہ وہ تحقیقی اور تعلیمی مواد بڑے پیمانے پر عوام تک پہنچا سکیں۔
- اسکولز، کالجز، جامعات اور دیگر تعلیمی اداروں کو جدید ڈیجیٹل وسائل فراہم کیے جائیں تاکہ تعلیمی عمل کو مؤثر، منظم اور ہم عصر تقاضوں سے ہم آہنگ بنایا جا سکے۔
- طلبہ، اساتذہ اور نوجوان طبقے کے لیے تربیتی ورکشاپس اور آگاہی مہمات کا انعقاد کیا جائے تاکہ وہ سوشل میڈیا کو علم کے حصول اور فروغ کا ذریعہ بنا سکیں۔

نبی کریم ﷺ کی سیرت ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ علم کا فروغ انسانیت کی فلاح، معاشرتی ترقی اور فکری ارتقاء کا ضامن ہے۔ موجودہ دور میں سوشل میڈیا ایک ایسا ذریعہ بن چکا ہے جو اگر صحیح سمت میں استعمال ہو تو عوام الناس تک علم، ہنر، اور اخلاقی اقدار کو پھیلانے کا سب سے مؤثر پلیٹ فارم بن سکتا ہے۔

ریاست کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں سوشل میڈیا کے مثبت اور تعمیری استعمال کے لیے راہ ہموار کرے، تعلیمی منصوبوں کو فروغ دے، اور ہر اس فرد کو معاونت فراہم کرے جو معاشرے کو فکری، علمی اور اخلاقی روشنی عطا کرنے کے لیے کوشاں ہے۔

مثبت اور تعمیری مکالمے کا فروغ:

سوشل میڈیا آج کے دور میں انسانی ابلاغ کا ایک مؤثر اور طاقتور ذریعہ بن چکا ہے۔ اس پلیٹ فارم کو محض تفریح یا خبروں کے حصول کا ذریعہ سمجھنے کے بجائے، اسے معاشرتی بہتری، علمی تبادلۂ خیال اور مثبت و تعمیری مکالمے کے فروغ کے لیے استعمال کرنا ازحد ضروری ہے۔ سیرتِ طیبہ کا مطالعہ یہ رہنمائی فراہم کرتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ افہام و تفہیم، نرمی، رواداری اور حکمت پر مبنی مکالمے کو فروغ دیا۔ آپ ﷺ کا اسلوبِ دعوت دلائل سے مزین، نرم خو، اور سامع کے احترام پر مبنی ہوتا تھا۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول ﷺ کو ان الفاظ میں ارشاد فرمایا: "أُدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ"[13] "اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ بلاؤ، اور ان سے ایسے طریقے سے بحث کرو جو بہترین ہو۔"

نبی کریم ﷺ کے اس اسلوبِ تبلیغ کا اثر یہ تھا کہ سخت ترین دل بھی موم ہو جاتے، اور کئی مخالفین آپ ﷺ کے اخلاق، حلم، اور دلائل سے متاثر ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ آپ ﷺ نے معاشرے میں مکالمے کی ایک ایسی ثقافت کو فروغ دیا جو تحمل، رواداری، اور ادب پر مبنی تھی۔ آپ ﷺ نے اختلافات کے باوجود افراد کے ساتھ عزت و احترام کا برتاؤ روا رکھا، اور ہمیشہ حکمت، صبر، اور اعلیٰ اخلاق کو اولیت دی۔

ریاستی ذمہ داریاں:

جدید ریاست کی یہ اہم ذمہ داری ہے کہ وہ سوشل میڈیا کے ذریعے معاشرتی ہم آہنگی، دینی رواداری، اور مثبت مکالمے کی ترویج کے لیے نہ صرف عملی اقدامات کرے بلکہ سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں ایک مؤثر تربیتی نظام وضع کرے۔

- ریاست کو چاہیے کہ تعلیمی اداروں میں ایسی تعلیم و تربیت کو فروغ دے جو سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں سوشل میڈیا کے مثبت استعمال کو اجاگر کرے۔ طلبہ کو مکالمے کے آداب، اختلافِ رائے میں شائستگی، اور دلائل کی بنیاد پر بات کرنے کی تربیت دی جائے۔
- سوشل میڈیا پر نفرت انگیز مواد، انتہاپسند بیانیے اور تعصبات کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے مؤثر قوانین بنائے جائیں۔ ایسے قوانین نہ صرف سزائیں متعین کریں بلکہ اصلاح و تربیت کے مواقع بھی فراہم کریں۔
- سوشل میڈیا کو مختلف مذاہب اور مسالک کے مابین پرامن مکالمے، تعاون اور مفاہمت کا پلیٹ فارم بنایا جائے۔ اس ضمن میں ریاستی سرپرستی میں مکالماتی فورمز، ویب سیمینارز اور آن لائن تربیتی نشستوں کا انعقاد کیا جانا چاہیے۔
- ریاست کو چاہیے کہ ان افراد، اداروں اور ویب سائٹس کی حوصلہ افزائی کرے جو سوشل میڈیا پر مثبت اور تعمیری مواد نشر کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں سیرتِ نبوی ﷺ سے متعلقہ ویڈیوز، تحریریں اور علمی مواد کی اشاعت کے لیے باقاعدہ منصوبہ بندی کی جائے۔

سوشل میڈیا کے اس دور میں جہاں ایک طرف منفی رجحانات تیزی سے فروغ پا رہے ہیں، وہیں دوسری طرف یہ ایک سنہری موقع بھی ہے کہ ہم اس پلیٹ فارم کو علم، اخلاق، اور بین الانسانی رواداری کے فروغ کا ذریعہ بنائیں۔ سیرتِ نبوی ﷺ ہمارے لیے ایک کامل نمونہ ہے، جس کی روشنی میں ہم نہ صرف اپنے انفرادی رویوں کو بہتر بنا سکتے ہیں بلکہ ایک ایسے معاشرے کی بنیاد رکھ سکتے ہیں جو باہمی احترام، مکالمے اور برداشت پر قائم ہو۔

ریاست کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ سیرتِ طیبہ کی روشنی میں سوشل میڈیا کو ایک تربیتی، تعمیری اور مفاہمتی پلیٹ فارم بنانے کے لیے مؤثر پالیسیاں مرتب کرے تاکہ ایک مہذب، باشعور اور پُرامن معاشرہ تشکیل پا سکے۔

سوشل میڈیا اور تجارت کا تصور:

اسلام ایک ایسا مکمل نظامِ حیات ہے جو روحانیت کے ساتھ ساتھ معاشی و سماجی ترقی کو بھی اہمیت دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ تجارت اور حلال معاش کے فروغ کی روشن مثالوں سے مزین ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی عملی زندگی میں تجارت کو ذریعۂ معاش کے طور پر اپنایا اور اس پیشے کو عزت و وقار عطا فرمایا۔

آپ ﷺ نے نوجوانی میں ہی بطور مضارب (سرمایہ کار کے مال سے تجارت کرنے والے) حضرت خدیجہؓ کا مال لے کر ملکِ شام کا تجارتی سفر کیا۔ یہ عمل آج کے دور میں پارٹنرشپ، فرنچائزنگ، ایجنسی سسٹم اور کمیشن بیسڈ بزنس ماڈلز کی ابتدائی شکل قرار دیا جا سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے صرف مقامی مارکیٹ (بازارِ مدینہ) تک تجارت کو محدود نہ رکھا، بلکہ اس وقت کے دیگر اہم تجارتی مراکز جیسے مکہ، شام اور یمن کے بازاروں تک رسائی حاصل کی۔ یہ طرزِ عمل اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ اسلام میں معاشی سرگرمیوں کو بین الاقوامی سطح پر وسعت دینے کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔

آج کے دور میں سوشل میڈیا، ای کامرس، اور ڈیجیٹل مارکیٹنگ ایسے جدید ذرائع ہیں جو عالمی سطح پر تجارت کو فروغ دینے کا مؤثر ذریعہ بن چکے ہیں۔ فیس بک، انسٹاگرام، ٹک ٹاک، یوٹیوب، اور دیگر پلیٹ فارمز نہ صرف مصنوعات اور خدمات کی تشہیر کے لیے استعمال ہوتے ہیں بلکہ ہزاروں نوجوانوں کے لیے ذریعہ معاش بھی بن چکے ہیں۔

ریاستی ذمہ داریاں

جدید معاشی دنیا میں سوشل میڈیا کا کردار ایک اقتصادی انجن کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اس تناظر میں ریاست کی درج ذیل ذمہ داریاں بنتی ہیں:

- ریاست کو چاہیے کہ نوجوانوں کو ای کامرس، فری لانسنگ، ڈیجیٹل مارکیٹنگ اور دیگر آن لائن کاروباری مہارتوں میں تربیت دے۔ اس مقصد کے لیے نیشنل پروگرامز، آن لائن کورسز اور ورکشاپس کا انعقاد کیا جانا چاہیے۔
- سوشل میڈیا پر ہونے والی کاروباری سرگرمیوں کو قانونی دائرے میں لانے کے لیے مخصوص قوانین وضع کیے جائیں۔ جعلی اکاؤنٹس، آن لائن فراڈ، اور گمراہ کن اشتہارات کی روک تھام کے لیے سائبر کرائم قوانین کو مؤثر اور نافذ العمل بنایا جائے۔
- نوجوانوں کو آن لائن کاروبار کے آغاز، مارکیٹنگ کی حکمتِ عملی، کسٹمر سروس اور قانونی معاملات سے آگاہی دینے کے لیے رہنمائی مراکز اور حکومتی پلیٹ فارمز قائم کیے جائیں۔
- جس طرح نبی کریم ﷺ نے بین الاقوامی سطح پر تجارت کو فروغ دیا، اسی طرح ریاست کو چاہیے کہ ملکی مصنوعات کو عالمی منڈیوں تک پہنچانے کے لیے سوشل میڈیا، ڈیجیٹل ایکسپورٹ پلیٹ فارمز، اور سرکاری ای-پورٹلز کو فروغ دے۔
- تمام شہریوں کو معیاری انٹرنیٹ کی سہولت فراہم کرنا ریاست کی اولین ترجیح ہونی چاہیے تاکہ وہ سوشل میڈیا کو بطور معاشی پلیٹ فارم استعمال کر سکیں۔

سیرتِ نبوی ﷺ ہمیں نہ صرف روحانی بلکہ معاشی ترقی کے اصول بھی سکھاتی ہے۔ آج کے دور میں سوشل میڈیا ایک ایسا جدید ذریعہ ہے جس کے ذریعے نوجوان نسل باعزت روزگار حاصل کر سکتی ہے اور ملکی معیشت میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ ریاست کو چاہیے کہ وہ سیرتِ طیبہ سے رہنمائی لیتے ہوئے سوشل میڈیا کے ذریعے کاروباری مواقع فراہم کرے، تربیت اور سرپرستی کا مؤثر نظام وضع کرے، اور آن لائن کاروبار کو محفوظ اور منظم بنائے۔ یوں نہ صرف فرد کی معاشی حالت بہتر ہو گی بلکہ مجموعی طور پر ملک کی معیشت میں بھی استحکام آئے گا۔

سوشل میڈیا پر وقت کے درست استعمال کی تعلیم و تربیت:

وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ وہ بیش قیمت نعمت ہے جو ایک بار گزر جائے تو دوبارہ واپس نہیں آتی۔ قرآنِ کریم میں ربِ کائنات نے وقت کی قسم کھا کر اس کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے: "وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ"[14] "زمانے کی قسم! بے شک انسان خسارے میں ہے۔"

نبی کریم ﷺ کی ساری زندگی وقت کی قدر و قیمت کا عملی نمونہ تھی۔ آپ ﷺ نے نہ صرف اپنی زندگی کو منظم انداز میں گزارا، بلکہ اپنی امت کو بھی وقت کے بہترین استعمال کی تعلیم دی۔ آپ ﷺ کی سیرت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ہر لمحے کو مقصدیت کے ساتھ گزارا، اور امت کو سستی، کاہلی، اور وقت کے ضیاع سے دور رہنے کی تلقین فرمائی۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالفَرَاغُ"[15] "دو نعمتیں ایسی ہیں جن کی اکثر لوگ قدر نہیں کرتے: صحت اور فراغت۔" اسی طرح ایک اور حدیث میں حضرت ابو برزہ اسلمیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن بندہ اس وقت تک اپنی جگہ سے ہل نہ سکے گا جب تک اس سے پانچ سوال نہ کر لیے جائیں: اپنی عمر کن کاموں میں گزاری؟ جوانی کہاں صرف کی؟ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور اپنے علم پر کتنا عمل کیا؟"[16]

نبی کریم ﷺ نے زندگی کو منظم کرنے، وقت کو ضائع ہونے سے بچانے اور زندگی کے ہر پہلو میں اعتدال کی تعلیم دی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تمہارے جسم کا تم پر حق ہے، تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے، اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔"[17]

یہ حدیث وقت کی متوازن تقسیم، جسمانی ضروریات کا خیال رکھنے، اور خاندانی حقوق ادا کرنے کی واضح ہدایت دیتی ہے۔

سوشل میڈیا اور وقت کا نظم:

جدید دور میں سوشل میڈیا جہاں ایک مؤثر ذریعہ ابلاغ ہے، وہیں وقت کے ضیاع، ذہنی خلفشار، اور غیر ضروری مشغولیات کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ بہت سے نوجوان گھنٹوں سوشل میڈیا پر بغیر کسی مقصد کے وقت صرف کرتے ہیں، جو ان کی تعلیمی، ذہنی، اور روحانی نشو و نما میں رکاوٹ بنتا ہے۔ لہٰذا وقت کی اہمیت کو سمجھنا اور سوشل میڈیا کے استعمال کو نظم و ضبط کے تابع کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس حوالے سے سیرتِ نبوی ﷺ ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

ریاستی ذمہ داریاں:

سوشل میڈیا پر وقت کے درست اور تعمیری استعمال کو فروغ دینے میں ریاست کا کردار نہایت اہم ہے۔ اس ضمن میں درج ذیل اقدامات ریاستی سطح پر کیے جانے چاہئیں:

- سوشل میڈیا کے مثبت استعمال، وقت کی اہمیت، اور اس کے منفی اثرات سے متعلق مضامین کو اسکول اور کالج کے نصاب میں شامل کیا جائے۔
- ریاست کو چاہیے کہ وہ وقت کی اہمیت، سوشل میڈیا کے نقصانات اور اس کے درست استعمال سے متعلق آگاہی کے لیے مختلف ذرائع جیسے ٹی وی اشتہارات، سوشل میڈیا شارٹ ویڈیوز، سیمینارز اور ورکشاپس کا انعقاد کرے۔
- والدین اور اساتذہ کو تربیتی پروگرامز کے ذریعے یہ سکھایا جائے کہ وہ بچوں اور نوجوانوں کی سوشل میڈیا سرگرمیوں کی نگرانی اور رہنمائی کیسے کریں تاکہ وہ اس پلیٹ فارم کو تعمیری مقاصد کے لیے استعمال کریں۔
- ریاست کی ذمہ داری ہے کہ شہریوں کو ڈیجیٹل شعور فراہم کرے، تاکہ وہ یہ جان سکیں کہ سوشل میڈیا پر کتنا وقت گزارنا مفید ہے، اور کن سرگرمیوں سے اجتناب کرنا چاہیے۔
- سوشل میڈیا پر نفرت انگیز، گمراہ کن اور وقت ضائع کرنے والے مواد کی نشاندہی اور روک تھام کے لیے ایک مؤثر نگرانی کا نظام قائم کیا جائے۔

وقت ایک ایسا قیمتی سرمایہ ہے جسے کھونے کے بعد پچھتاوے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ سیرتِ نبوی ﷺ ہمیں سکھاتی ہے کہ زندگی کے ہر لمحے کو مقصد اور فائدے کے تحت استعمال کیا جائے۔ آج کے دور میں سوشل میڈیا کا بے جا استعمال وقت کے ضیاع کا سبب بن رہا ہے، جس کی روک تھام صرف فرد کی سطح پر نہیں، بلکہ ریاستی سطح پر منظم اقدامات سے ممکن ہے۔ ریاست کو چاہیے کہ وہ وقت کی قدر و قیمت سے متعلق اسلامی تعلیمات کی روشنی میں شہریوں کو سوشل میڈیا کے درست استعمال کی تربیت فراہم کرے، تاکہ ایک باشعور، ذمہ دار، اور بامقصد معاشرہ تشکیل پا سکے۔

سوشل میڈیا اور غلط معلومات کا چیلنج:

عصرِ حاضر میں سوشل میڈیا ایک ایسا پلیٹ فارم بن چکا ہے جہاں معلومات کی ترسیل برق رفتاری سے ہوتی ہے، لیکن اسی رفتار سے غلط معلومات، افواہوں اور منفی پروپیگنڈے کا پھیلاؤ بھی ایک سنجیدہ مسئلہ بن چکا ہے۔ ایسی باتیں جو بغیر تحقیق یا تصدیق کے آگے بڑھائی جاتی ہیں، معاشرتی خلفشار، مذہبی منافرت، اور ذاتی کردار کشی جیسے سنگین نتائج کا باعث بنتی ہیں۔

اسلام نے ہمیشہ صداقت، تحقیق اور احتیاط پر زور دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ایسی باتیں پھیلانے سے سختی سے منع فرمایا جو غیر مصدقہ ہوں۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ"[18] آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کرتا پھرے۔"

یہ حدیث ہمیں اس بات کی تنبیہ کرتی ہے کہ ہر بات کو بغیر تحقیق پھیلانا جھوٹ کے مترادف ہو سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ میں ہمیں کئی ایسے واقعات ملتے ہیں جہاں آپ ﷺ نے جھوٹ، افواہوں اور پروپیگنڈے کا نہایت حکمت، صبر، اور سچائی کے ساتھ رد فرمایا۔

1. واقعہ بنی المصطلق اور واقعہ افک (حضرت عائشہؓ پر بہتان)

غزوہ بنی المصطلق سے واپسی پر مدینہ کے قریب ایک مقام پر حضرت عائشہؓ کا ہار گم ہو گیا اور قافلہ لاعلمی میں روانہ ہو گیا۔ حضرت صفوانؓ نے پیچھے سے آکر حضرت عائشہؓ کو اونٹ پر سوار کر کے واپس قافلے تک پہنچایا۔ اس موقع پر منافقین نے جھوٹا پروپیگنڈہ پھیلایا اور بعض مسلمان بھی اس میں شامل ہو گئے۔[19]

نبی کریم ﷺ نے معاملے کو تحقیق، صبر اور عدل سے نمٹایا، یہاں تک کہ سورۃ النور کی آیات نازل ہوئیں، جن میں حضرت عائشہؓ کی پاکدامنی کی تصدیق کی گئی، اور افواہ پھیلانے والوں کے لیے سخت احکام دیے گئے: (("إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم ۖ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ))[20] "مسلمانو) جن لوگوں نے اصلیت الٹ پلٹ کر۔ ایک جھوٹی بات تراش لی وہ تم ہی میں سے ایک جتھا ہے۔ یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے حق میں برا ہوا، نہیں اس میں تمہارے لیے بہتری ہی ہوئی"

2. رات کی آواز اور نبی ﷺ کا ردِ عمل

ایک رات مدینہ میں ایک پراسرار آواز سنائی دی، جس سے لوگ خوفزدہ ہو گئے۔ صحابہ کرامؓ جب آواز کی جانب روانہ ہوئے تو دیکھا کہ نبی کریم ﷺ پہلے ہی موقع پر پہنچ چکے تھے، حضرت ابو طلحہؓ کے گھوڑے پر سوار تھے، اور فرما رہے تھے: "لا تَرِعُوا، لا تَرِعُوا"[21] "گھبراؤ نہیں، گھبراؤ نہیں۔"

یہ واقعہ نبی کریم ﷺ کی جرأت، بروقت ردِ عمل اور عوام کو فتنہ و خوف سے نکالنے کی عمدہ مثال ہے۔

ریاستی ذمہ داریاں

غلط معلومات، جھوٹی خبروں اور سوشل میڈیا پر پھیلائے گئے پروپیگنڈے سے نمٹنے کے لیے ریاست پر درج ذیل اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں:

- ریاست کو چاہیے کہ تعلیمی اداروں، میڈیا، مساجد، اور سوشل پلیٹ فارمز کے ذریعے عوام میں یہ شعور پیدا کرے کہ سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق پھیلانا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔
- تعلیمی نصاب میں ایسے مضامین شامل کیے جائیں جو بچوں اور نوجوانوں کو خبر کی تصدیق، ذرائع کی جانچ، اور پروپیگنڈے کی پہچان سکھائیں۔
- جھوٹی خبریں، بہتان تراشی، اور افواہوں کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے مؤثر سائبر قوانین بنائے جائیں، اور سوشل میڈیا پر جھوٹ پھیلانے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے۔
- سوشل میڈیا پر پھیلنے والی معلومات کی تحقیق کے لیے ریاستی سطح پر آزاد و شفاف ادارے قائم کیے جائیں تاکہ عوام تک مستند معلومات پہنچائی جا سکیں۔
- ایسے چینلز، ویب سائٹس یا سوشل میڈیا پیجز جو جھوٹے یا سنسنی خیز مواد پھیلاتے ہیں، ان پر پابندیاں عائد کی جائیں یا انہیں جرمانہ کیا جائے۔
- والدین اور اساتذہ کو اس بات کی تربیت دی جائے کہ وہ بچوں کو سوشل میڈیا پر ملنے والی معلومات کے بارے میں تحقیق کا شعور دیں، اور ان کے آن لائن رویے کی نگرانی کریں۔

سوشل میڈیا اگرچہ علم و آگہی کا ایک مؤثر ذریعہ ہے، لیکن اگر اسے بغیر تحقیق، بغیر احتیاط استعمال کیا جائے تو یہ سچائی کو دفن اور جھوٹ کو عام کرنے کا سب سے تیز ذریعہ بن جاتا ہے۔ سیرتِ نبوی ﷺ ہمیں سکھاتی ہے کہ سچائی، عدل، تحقیق اور صبر کے ساتھ ہر قسم کے پروپیگنڈے اور افواہ کا مؤثر مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ ریاست کی یہ بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ نہ صرف جھوٹ کے خلاف قوانین بنائے بلکہ اپنے شہریوں کو اس فتنے سے بچنے کے لیے تعلیم و تربیت فراہم کرے۔

سوشل میڈیا: تبلیغِ دین کا جدید ذریعہ:

اسلام ایک آفاقی دین ہے جو ہر دور کے تقاضوں کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ دینِ اسلام نے ہمیشہ ابلاغ، دعوت اور تعلیم کے لیے میسر ذرائع کو استعمال کرنے کی اجازت بلکہ ترغیب دی ہے، بشرطیکہ وہ حدودِ شریعت کے اندر ہوں۔ آج کے دور میں سوشل میڈیا ایک طاقتور اور فوری ابلاغ کا ذریعہ ہے، جو دعوتِ دین اور اسلامی اقدار کی ترویج کے لیے ایک مؤثر پلیٹ فارم بن سکتا ہے۔

سیرتِ نبوی ﷺ میں ابلاغ اور دعوت کے ذرائع کا استعمال:

نبی کریم ﷺ نے اپنے عہد میں دعوتِ دین کے لیے تمام دستیاب ذرائع کو استعمال کیا۔ آپ ﷺ کی حکمتِ عملی ہمیں سکھاتی ہے کہ دین کے پیغام کو پہنچانے میں وقت، حالات اور وسائل کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ ابتدائے بعثت میں آپ ﷺ نے تین سال تک خفیہ طور پر قریبی افراد کو انفرادی سطح پر دعوت دی۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ ﷺ نے صفا پہاڑی پر قریش کو جمع کر کے پہلی عوامی دعوت دی، جس میں توحید، رسالت اور آخرت کا پیغام پہنچایا۔ نبی ﷺ نے حج کے ایام، بازارِ عکاظ، اور دیگر میلوں کو دعوت کے لیے استعمال کیا، جہاں مختلف قبائل کے لوگ موجود ہوتے تھے۔ آپ ﷺ نے قیصرِ روم، خسرو پرویز (ایران)، مقوقس (مصر) جیسے حکمرانوں کو خطوط ارسال کیے اور انہیں اسلام کی دعوت دی۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ کو مدینہ، حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن، اور حضرت دحیہ کلبیؓ کو روم بھیجا تاکہ وہ ان علاقوں میں اسلامی تعلیمات کی تبلیغ کریں۔ آپ ﷺ نے مسجد نبوی ﷺ کو نہ صرف عبادت کا مرکز بنایا، بلکہ اسے درس و تدریس، تربیتِ مبلغین اور دعوتی مرکز کی حیثیت دی۔

سوشل میڈیا کا اسلامی ثقافت و اقدار کے فروغ میں کردار

آج کے دور میں سوشل میڈیا انہی مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے:

- قرآن و سنت کی تعلیم عام کرنے کے لیے ویڈیوز، لیکچرز، اور تحریری مواد۔
- اسلامی اخلاق، لباس، معاملات، اور طرزِ زندگی کو اجاگر کرنے کے لیے مہمات۔
- سیرتِ نبوی ﷺ، صحابہؓ و صلحا کی زندگیوں پر مبنی تعلیمی اور تربیتی سلسلے۔
- مغربی ثقافت کے غلبے کے مقابلے میں اسلامی شناخت کا احیاء۔

ریاستی ذمہ داریاں:

ریاست کو چاہیے کہ وہ سوشل میڈیا کے ذریعے اسلامی ثقافت اور دینی اقدار کے فروغ کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کرے:

- ایک واضح اسلامی میڈیا پالیسی مرتب کی جائے جس میں سوشل میڈیا پر دینی اقدار، اسلامی شعائر، اور تہذیبی روایات کی ترویج ریاستی ترجیح قرار دی جائے۔

- ایسے مواد پر پابندی لگائی جائے جو فحاشی، بے حیائی، الحاد، گستاخی یا معاشرتی بگاڑ کا سبب بنے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو باقاعدہ مانیٹر کیا جائے۔
- ریاست، علما، محققین اور اسلامی اداروں کی مدد سے معیاری دینی مواد تیار کرے اور انہیں پروموٹ کرے۔ ایسے پیجز اور چینلز کی مالی اور فنی معاونت کی جائے جو اسلامی ثقافت کو فروغ دے رہے ہوں۔
- اسکولوں، کالجوں، اور جامعات میں اسلامی اقدار پر مبنی میڈیا لٹریسی کا مضمون شامل کیا جائے، تاکہ طلبہ کو سوشل میڈیا کا بااخلاق، ذمہ دارانہ اور مثبت استعمال سکھایا جاسکے۔
- سوشل میڈیا پر اسلامی شعائر کا مذاق اڑانے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے۔
- جھوٹ، بہتان، گستاخی اور بے حیائی پھیلانے والے اکاؤنٹس کو بند کیا جائے یا جرمانہ کیا جائے۔
- مؤثر سائبر قوانین بنائے جائیں اور ان پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے۔
- دینی اقدار اور میڈیا کے تعلق پر سیمینارز کا انعقاد کیا جائے۔
- اسلامی نظریہ حیات کو اجاگر کرنے والی میڈیا ورکشاپس کا اہتمام ہو۔
- نوجوانوں کو مخاطب کر کے اسلامی سوشل میڈیا ایکٹیویزم کی تربیت دی جائے۔

نبی کریم ﷺ نے ہر دور کے ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے دینِ اسلام اور اسلامی اقدار کو پھیلایا۔ آج کے دور میں سوشل میڈیا بھی اسی تسلسل کی ایک جدید صورت ہے، جس کا صحیح، مثبت اور شرعی اصولوں کے تحت استعمال دعوتِ دین کا مؤثر ذریعہ بن سکتا ہے۔ ریاست پر لازم ہے کہ وہ اسلامی تشخص کو برقرار رکھنے کے لیے سوشل میڈیا کو تعمیری اور دینی مقاصد کے لیے استعمال کرنے کی پالیسی سازی، تربیت، سرپرستی اور نگرانی کرے تاکہ نئی نسل اسلامی تہذیب سے جڑی رہے، اور مغرب زدہ ثقافتی یلغار سے محفوظ رہ سکے۔

نوجوانوں کے لیے آن لائن مہارتوں کی تربیت:

سیرتِ طیبہ ﷺ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ کو صرف عبادات اور روحانی امور میں ہی تربیت نہیں دی، بلکہ زندگی کے معاشی، تعلیمی، فنی اور پیشہ ورانہ میدانوں میں بھی ان کی رہنمائی فرمائی۔ آپ ﷺ نے حالات و ضروریات کے مطابق مہارتیں سیکھنے اور رزقِ حلال کے ذرائع اختیار کرنے کی بھرپور ترغیب دی۔

- غزوۂ بدر کے بعد نبی کریم ﷺ نے ان قیدیوں کو جو مالی فدیہ نہیں دے سکتے تھے، اس شرط پر رہا کیا کہ وہ مسلمان بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھائیں۔ یہ اقدام تعلیم کی اہمیت اور مہارت کی ترغیب کی ایک درخشاں مثال ہے۔
- حضرت ابو بکر صدیقؓ: کپڑوں کے کاروبار سے وابستہ تھے۔
- حضرت عمرؓ: کھجوروں کے باغات کے مالک تھے۔
- حضرت عثمان غنیؓ: ایک بڑے تاجر تھے۔
- حضرت علیؓ: زراعت کرتے تھے۔
- حضرت سعد بن ابی وقاصؓ: تیر ساز تھے۔

- حضرت سلمان فارسیؓ: کھجور کے پتوں سے دستکاری کیا کرتے تھے۔

یہ تمام مثالیں اس امر کی دلیل ہیں کہ اسلام کسبِ حلال کو نہ صرف جائز بلکہ باعثِ فضیلت سمجھتا ہے، اور ہر فرد کو اپنے زمانے کے مطابق ہنر سیکھنے اور استعمال کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

- حضرت زید بن ثابتؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: "یہود کی تحریر پر مجھے اعتماد نہیں، تم اسے سیکھ لو۔"[(22)]

چنانچہ حضرت زیدؓ نے مختصر وقت میں یہ زبان سیکھ کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ترجمانی کا کام سرانجام دیا۔ یہ واقعہ آج کے دور میں زبان، ترجمہ، ڈیجیٹل کمیونیکیشن اور فری لانسنگ جیسے شعبوں کے لیے ترغیب دیتا ہے۔

موجودہ دور میں آن لائن مہارتوں کی ضرورت:

عصرِ حاضر میں ڈیجیٹل دنیا نے معاشی مواقع کے دروازے کھول دیے ہیں۔ فری لانسنگ، ای-کامرس، گرافک ڈیزائننگ، ویب ڈیولپمنٹ، ڈیجیٹل مارکیٹنگ، یو ایکس/یو آئی ڈیزائن، اور سوشل میڈیا مینجمنٹ جیسے شعبے نوجوانوں کو عالمی مارکیٹ سے جوڑنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ایسے میں ضروری ہے کہ نوجوان سیرتِ طیبہ کی رہنمائی سے سبق لیتے ہوئے ان جدید مہارتوں کو حاصل کریں اور حلال روزگار کے مواقع پیدا کریں۔

ریاستی ذمہ داریاں

نوجوانوں کی فنی و ڈیجیٹل تربیت کے سلسلے میں ریاست کی درج ذیل ذمہ داریاں نمایاں ہیں:

- سرکاری سطح پر نوجوانوں کے لیے فری لانسنگ، ای-کامرس، آئی ٹی، ویب ڈویلپمنٹ، یو ایکس/یو آئی، سوشل میڈیا مارکیٹنگ اور دیگر آن لائن مہارتوں پر مشتمل کورسز کا انعقاد کیا جائے۔ یہ کورسز قابلِ رسائی، معیاری اور مفت یا کم قیمت پر مہیا کیے جائیں۔
- ہر ضلع میں ڈیجیٹل اسکلز سینٹر یا ٹیکنیکل ہب قائم کیے جائیں جہاں نوجوان جدید مہارتیں سیکھ سکیں۔
- ان سینٹرز کو عملی تربیت، انٹرنشپ اور آن لائن مارکیٹ سے جوڑنے کا پلیٹ فارم فراہم کیا جائے۔
- ریاست خصوصی سرکاری موبائل ایپلیکیشنز اور ویب پورٹلز متعارف کروائے جہاں نوجوان مفت تربیت، رہنمائی، اور ملازمت کے مواقع حاصل کر سکیں۔
- ریاست نوجوانوں کو مقامی اور بین الاقوامی فری لانسنگ پلیٹ فارمز (جیسے Upwork، Fiverr، Freelancer) سے متعارف کرائے اور ان کی پروفائل بنانے میں رہنمائی فراہم کرے۔
- حکومت اپنے ڈیجیٹل منصوبوں میں نوجوان فری لانسرز کو شامل کرے تاکہ انہیں تجربہ اور آمدنی کے مواقع میسر آئیں۔
- پاکستانی نوجوانوں کو بین الاقوامی ہنر مندانہ مقابلوں، نمائشوں، ورکشاپس اور کانفرنسوں میں نمائندگی دی جائے۔ ریاست ایسے نوجوانوں کو وظائف، انعامات، اور معاونت فراہم کرے۔

سیرتِ نبوی ﷺ ہمیں سکھاتی ہے کہ وقت کے تقاضوں کے مطابق ہنر سیکھنا، علم حاصل کرنا، اور روزگار کے لیے کوشش کرنا نہ صرف جائز بلکہ باعثِ فضیلت ہے۔ آج کے دور میں آن لائن مہارتیں نوجوانوں کو عزت، خود انحصاری، اور حلال روزگار کے مواقع فراہم کرتی ہیں۔ ریاست کی

ذمہ داری ہے کہ وہ ان نوجوانوں کی رہنمائی، تربیت اور سرپرستی کرے تاکہ وہ سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل دنیا میں پاکستان کا روشن چہرہ بن سکیں اور دنیا بھر میں اسلامی اقدار، محنت، سچائی اور پیشہ ورانہ اخلاقیات کے علمبردار بن کر ابھریں۔

ریاستی سطح پر اسلامی اقدار پر مبنی ڈیجیٹل پلیٹ فارم کے قیام کی ضرورت:

عصرِ حاضر میں سوشل میڈیا ایک طاقتور ذریعہ بن چکا ہے، جو قوموں کی فکری سمت طے کرنے میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں سوشل میڈیا کا غلط استعمال نوجوان نسل کو غیر اسلامی نظریات، فکری انتشار، جھوٹ، بے بنیاد پروپیگنڈے اور فرقہ وارانہ تعصبات کی طرف دھکیل رہا ہے۔ ایسے حالات میں ایک ریاستی سرپرستی میں قائم مستند اسلامی ڈیجیٹل پلیٹ فارم کی اشد ضرورت ہے، جو ان فتنوں کا علمی و فکری سطح پر مقابلہ کر سکے۔

سوشل میڈیا پر مغربی تہذیب، سیکولرازم، لبرل ازم اور الحاد کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ نوجوان نسل مذہبی افراط و تفریط، بے بنیاد نظریات اور نام نہاد دانشوروں کے پروپیگنڈے کا شکار ہو رہی ہے۔ اسلامی وحدت کو پارہ پارہ کرنے والے نظریات، فتاویٰ بازی، اور اشتعال انگیز بیانیے عام ہو چکے ہیں۔ عوام الناس کے پاس علمی و شرعی رہنمائی کے معتبر، قابلِ اعتماد اور آسان ذرائع موجود نہیں ہیں۔

ایک ایسا مرکزی اور سرکاری سطح پر سرپرست اسلامی پلیٹ فارم قائم کیا جائے، جو سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ پر اسلامی تعلیمات، اخلاقیات اور ثقافت کو فروغ دینے کے لیے جامع خدمات انجام دے۔ اس پلیٹ فارم کے قیام کا مقصد صرف دینی تعلیمات کا ابلاغ نہیں بلکہ اسلامی تشخص کا تحفظ اور فکری و نظریاتی رہنمائی بھی ہو۔ اسلامی اقدار کے تحفظ، دینی تشخص کے احیاء، اور نوجوان نسل کی علمی و فکری تربیت کے لیے سوشل میڈیا ایک نہایت مؤثر ذریعہ ہے، بشرطیکہ اسے ریاستی سرپرستی میں، مستند علمائے کرام اور عصری ماہرین کی نگرانی میں استعمال کیا جائے۔ ایک جامع اسلامی ڈیجیٹل پلیٹ فارم کا قیام وقت کی اہم ترین ضرورت ہے، جو امت کی فکری وحدت، اعتدال، اور اعتقادی رہنمائی کا منبع بن سکے۔

جدید ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت (AI) کا مثبت استعمال

انسانی تاریخ گواہ ہے کہ انسان مسلسل ترقی اور ارتقاء کے مراحل سے گزرتا رہا ہے۔ ہر دور میں انسانی مزاج، ضروریات، ذرائع، اور چیلنجز میں تبدیلی آتی رہی ہے۔ اسلام ایک ایسا دین ہے جو تبدیلی اور ترقی کا مخالف نہیں بلکہ اس کی رہنمائی اور اصولی سمت متعین کرتا ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں دیکھا جائے تو اسلام نے ہمیشہ ضرورت، حالات اور وقت کے تقاضوں کے مطابق جدت کو قبول کیا ہے، بشرطیکہ وہ شرعی اصولوں کے دائرے میں ہو۔ اسلام میں جدت پسندی کا رجحان ملتا ہے جیسا کہ:

- ابتدا میں جانوروں کی ہڈیوں، کھجور کے پتوں اور چمڑے پر لکھا جاتا، بعد ازاں کاغذ پر قرآن کو جمع کیا گیا۔
- صلح حدیبیہ: جو بظاہر مسلمانوں کے خلاف معاہدہ تھا، مگر دوررس نتائج کے لحاظ سے اسلام کی تقویت کا ذریعہ بنا۔
- تحویلِ قبلہ: بیت المقدس سے خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنا، وقت کے ایک اہم تقاضے کے مطابق ہوا۔
- اذان: نماز کے لیے بلانے کا کوئی اجتماعی طریقہ نہیں تھا، مگر خواب کے ذریعے اذان کی تجویز کو نبی کریم ﷺ نے قبول فرمایا۔
- قیدیوں کی رہائی کے بدلے تعلیم: غزوہ بدر کے قیدیوں سے کہا گیا کہ وہ مسلمانوں کے بچوں کو پڑھانا لکھنا سکھائیں، یہ ایک تعلیمی اصلاح کا عملی قدم تھا۔

ان تمام مثالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام حالات کے مطابق اجتہاد اور جدت کی اجازت دیتا ہے، بشرطیکہ شریعت کے اصول پامال نہ ہوں۔

مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence - AI) عصرِ حاضر کی سب سے بڑی سائنسی ایجادات میں سے ایک ہے، جس نے تعلیم، طب، معیشت، صنعت، زراعت، تجارت، مواصلات سمیت زندگی کے ہر شعبے میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔ مصنوعی ذہانت کا استعمال مثبت بھی ہو سکتا ہے اور منفی بھی۔ یہ ریاست اور معاشرے پر منحصر ہے کہ وہ اس طاقتور ٹیکنالوجی کو اخلاقی، قانونی اور تعمیری دائرے میں کس طرح استعمال کرتے ہیں۔ اسلام ایک ایسا دین ہے جو تبدیلی کو وقت کے تقاضے کے مطابق قبول کرتا ہے، بشرطیکہ وہ شرعی اصولوں کے مطابق ہو۔ مصنوعی ذہانت جیسی جدید ٹیکنالوجی کو اگر تعلیم، صحت، معیشت، تحقیق، اور دعوتِ دین کے لیے استعمال کیا جائے تو یہ امتِ مسلمہ کے لیے ایک انقلابی ترقی کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ ریاست پر لازم ہے کہ وہ نہ صرف AI کے مثبت استعمال کو فروغ دے بلکہ اس کے منفی اثرات سے بچاؤ کے لیے بھی مؤثر اقدامات کرے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں AI کا اخلاقی و تعمیری استعمال ہی انسانیت کے مستقبل کو محفوظ، بامقصد اور باوقار بنا سکتا ہے۔

خلاصۂ بحث:

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ریاست کی یہ اہم ذمہ داری ہے کہ وہ سوشل میڈیا کے مثبت استعمال کے فوائد اور منفی استعمال کے نقصانات سے عوام کو آگاہ کرے۔ اس مقصد کے لیے ریاست کو چاہیے کہ:

- جھوٹی خبروں، پروپیگنڈے اور گمراہ کن مواد کے خلاف مؤثر اقدامات کرے اور مصدقہ معلومات کی ترویج کے لیے سرکاری سطح پر مستند ڈیجیٹل پلیٹ فارمز قائم کیے جائیں۔
- طلبہ، نوجوانوں اور بچوں کے لیے خصوصی آگاہی پروگرامز متعارف کروائے جائیں تاکہ وہ سوشل میڈیا کو تعمیری، تعلیمی اور اخلاقی مقاصد کے لیے استعمال کرنا سیکھیں۔
- اساتذہ اور تعلیمی اداروں کو ڈیجیٹل وسائل اور تربیت فراہم کی جائے تاکہ وہ نسل نو کو مفید، مستند اور اخلاقی مواد تک رسائی فراہم کر سکیں۔
- سوشل میڈیا پر کردار کشی، افواہ سازی، فراڈ، خوف و نفرت پھیلانے والے عناصر کے خلاف قانونی کارروائی کو یقینی بنایا جائے، اور سائبر کرائم سے متعلق عوام کو مساجد، مدارس، تعلیمی اداروں اور سوشل پلیٹ فارمز کے ذریعے آگاہ کیا جائے۔
- نوجوانوں کو ای کامرس، فری لانسنگ، ڈیجیٹل کاروبار اور دیگر آن لائن مہارتوں کی طرف راغب کیا جائے تاکہ وہ خود کفیل اور معاشرے کے باکردار و بامقصد افراد بن سکیں۔
- وقت کے نظم و ضبط اور سوشل میڈیا کے غیر ضروری یا منفی استعمال کے نتائج سے متعلق عوامی شعور بیدار کرنے کی مہمات چلائی جائیں۔
- بغیر تحقیق خبریں پھیلانے والے عناصر کے خلاف عوام میں آگاہی پیدا کی جائے اور سنسنی خیزی و جھوٹے مواد پر سخت نظر رکھی جائے تاکہ سچ اور جھوٹ میں فرق نمایاں ہو۔
- سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کی سخت نگرانی کی جائے تاکہ فحاشی، بے حیائی، شدت پسندی اور فتنہ انگیزی جیسے منفی رجحانات کا سدِ باب کیا جا سکے۔

- اسلامی اقدار، دینی ثقافت، سیرت النبی ﷺ اور اخلاقی تعلیمات پر مبنی معیاری مواد کی ریاستی سطح پر سرپرستی کی جائے۔
- مصنوعی ذہانت (AI) کے مثبت استعمال سے متعلق عوام کو آگاہ کیا جائے، اور اس کے منفی پہلوؤں سے بچاؤ کے لیے پالیسی، تربیت، اور نگرانی کا مؤثر نظام قائم کیا جائے۔

تجاویز و سفارشات:

- نبی کریم ﷺ نے مکہ و مدینہ میں سب سے پہلے اخلاقی و روحانی اصلاح کو اہمیت دی۔ صدق، امانت، عدل، عفو و در گزر، خیر خواہی، اور زبان کی حفاظت جیسے اوصاف کو اپنانے کی تعلیم دی۔ ریاست تعلیمی اداروں، میڈیا، اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر ایسی اخلاقی تربیت فراہم کرے جو سیرت النبی ﷺ کے ان اوصاف کو اجاگر کرے۔ خاص طور پر "زبان کی حفاظت" (قولِ حسن) کے اصول پر مبنی کورسز بنائے جائیں۔
- رسول اللہ ﷺ نے معاشرے کو فتنہ، بہتان، جھوٹ اور تہمت سے پاک کیا اور زبان اور کردار کی صفائی کو اولین ترجیح دی۔ ریاست ایسے ضابطے تشکیل دے جن کے تحت نفرت انگیز، جھوٹ پر مبنی یا فتنہ انگیز مواد پر مؤثر کارروائی ہو۔ نیز سوشل میڈیا پر مثبت پیغام رسانی کو فروغ دیا جائے۔
- نبی کریم ﷺ نے تعلیم و دعوت کو عام کرنے کے لیے حکمت، نرمی، اور تدبر کو اپنایا۔ ریاست سوشل میڈیا پر ایسی مہمات (Campaigns) چلائے جو نوجوانوں کو سیرت طیبہ کی روشنی میں سوشل میڈیا کے مثبت استعمال کی طرف راغب کریں۔ شارٹ ویڈیوز، انفوگرافکس اور اسلامی اخلاق پر مبنی مواد تیار کیا جائے۔
- رسول ﷺ نے معلم بن کر امت کی تربیت کی۔ آپ نے علم کی روشنی کو عام کیا اور سیکھنے سکھانے کو عبادت قرار دیا۔ ریاست، بالخصوص وزارت تعلیم، اسکولوں، کالجوں اور جامعات میں ایسا مضمون شامل کرے جس میں سوشل میڈیا کے مفید، اخلاقی، اور اسلامی اصولوں کے مطابق استعمال کی تعلیم دی جائے۔
- نبی ﷺ نے صحابہ کرام کو مشورہ دینا، سکھانا، اور ان کے ساتھ مشاورت کو ہمیشہ اہمیت دی۔ ریاستی سطح پر ایک مشاورتی کونسل قائم کی جائے جس میں علماء کرام، ماہرینِ تعلیم، اور ٹیکنالوجی کے ماہرین شامل ہوں جو نوجوانوں کے لیے رہنما اصول مرتب کریں اور فتنہ انگیز مواد کی نشاندہی کریں۔
- نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **"كفى بالمرء كذباً أن يحدث بكل ما سمع"** "آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی بات بیان کرتا پھرے۔ ریاست کو چاہیے کہ وہ فیک نیوز، جھوٹے پروپیگنڈے، اور سوشل میڈیا پر گمراہ کن بیانیے پھیلانے والوں کے خلاف سخت اقدامات کرے، اور عوام کو ایسی خبروں کی تحقیق کی ترغیب دے۔
- نبی ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے، اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔" ریاست والدین اور اساتذہ کے لیے تربیتی ورکشاپس اور آن لائن کورسز متعارف کروائے تاکہ وہ بچوں کو سوشل میڈیا کے صحیح استعمال کی راہ دکھا سکیں۔

- آپ ﷺ "رحمت اللعالمین" ہیں۔ آپ نے ہمیشہ رواداری، برداشت، اور نرمی کو اپنایا، حتیٰ کہ مخالفین کے ساتھ بھی حسن سلوک سے پیش آئے۔ ریاست سوشل میڈیا پر ایسے پروگرامز اور مواد کو سپورٹ کرے جو مختلف مکاتب فکر اور مذاہب کے درمیان ہم آہنگی، برداشت اور باہمی احترام کو فروغ دے۔
- سیرت النبی ﷺ ایک کامل اور جامع نمونہ ہے، جو زندگی کے ہر پہلو کی رہنمائی کرتی ہے، خواہ وہ زبان کا استعمال ہو، اخلاق و کردار کی اصلاح ہو یا جدید ذرائع ابلاغ کا مؤثر اور مثبت استعمال۔ سوشل میڈیا کے موجودہ دور میں ریاست پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں ایسا نظام بنائے جو نوجوان نسل کو سچائی، اخلاق، اور خیر خواہی کی راہ پر گامزن کرے۔

References:

---

(1) Al-Qur'ān, 9:119.

(2) Al-Qur'ān, 22:30.

(3) Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Qushayrī, *al-Jāmi' al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Birr wa al-Ṣilah, Bāb Qubḥ al-Kidhb (Beirut: Dār Iḥyā' al-Turāth al-'Arabī, n.d.), Hadith no. 2607.

(4) Al-Qur'ān, 49:6.

(5) Muslim ibn al-Ḥajjāj, *al-Jāmi' al-Ṣaḥīḥ*, Bāb al-Nahī 'an al-Ḥadīth bi Kulli mā Sumi'a, Hadith no. 5.

(6) Aḥmad ibn al-Ḥusayn al-Bayhaqī, *al-Sunan al-Kabīr* (Cairo: Markaz Hajar, n.d.), 21:28, Hadith no. 20809.

(7) Jalāl al-Dīn al-Suyūṭī, *al-Jāmi' al-Kabīr*, Musnad Khālid ibn al-Walīd (Cairo: al-Azhar al-Sharīf, 1426 AH), Hadith no. 18.

(8) Muḥammad ibn 'Īsā al-Tirmidhī, *al-Sunan*, Kitāb al-Ḥudūd 'an Rasūlillāh ﷺ, Bāb mā Jā'a fī Karāhiyyah an Yushfa'a fī al-Ḥudūd (Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, n.d.), Hadith no. 1430.

(9) Al-Qur'ān, 39:9.

(10) Muḥammad ibn Yazīd Ibn Mājah, *al-Sunan*, Abwāb Kitāb al-Sunnah, Bāb Faḍl al-'Ulamā' wa al-Ḥathth 'alā Ṭalab al-'Ilm (Beirut: Dār Iḥyā' al-Turāth al-'Arabī, n.d.), Hadith no. 224.

(11) Ibn Mājah, *al-Sunan*, Hadith no. 229.

(12) Ibn Mājah, *al-Sunan*, Abwāb Kitāb al-Sunnah, Bāb Thawāb Mu'allim al-Nās al-Khayr, Hadith no. 243.

(13) Al-Qur'ān, 16:125.

(14) Al-Qur'ān, 103:1-2.

([15]) Muḥammad ibn Ismā‘īl al-Bukhārī, *al-Jāmi‘ al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Riqāq, Bāb mā Jā’a fī al-Riqāq (Beirut: Dār Ṭawq al-Najāh, 1422 AH), Hadith no. 2412.

([16]) Al-Tirmidhī, *al-Sunan*, Kitāb Ṣifat al-Qiyāmah, Bāb fī al-Qiyāmah, Hadith no. 2417.

([17]) Al-Bukhārī, *al-Jāmi‘ al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Nikāḥ, Bāb li Zawjika ‘Alayka Ḥaqq, Hadith no. 5199.

([18]) Muslim, *al-Jāmi‘ al-Ṣaḥīḥ*, Bāb al-Nahī ‘an al-Ḥadīth bi Kulli mā Sumi‘a, Hadith no. 5.

([19]) Al-Bukhārī, *al-Jāmi‘ al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Maghāzī, Bāb Ḥadīth al-Ifk, Hadith no. 4141.

([20]) Al-Qur’ān, 24:11.

([21]) Muslim ibn al-Ḥajjāj, *al-Jāmi‘ al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Faḍā’il, Bāb Shujā‘atihī ﷺ, Hadith no. 6006.

([22]) Al-Tirmidhī, *al-Sunan*, Kitāb al-Isti’dhān wa al-Ādāb ‘an Rasūlillāh ﷺ, Bāb mā Jā’a fī Ta‘līm al-Suryāniyyah, Hadith no. 2715.